

شوال المکرم کے چھ روزے

عبداللطیف معتمد

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مسلمانوں کو سال بھر میں وقتاً فوقتاً روزہ رکھنے کی ترغیب تو دی ہے تاہم بعض ایام کی تخصیص بھی کی ہے کہ اس میں روزہ رکھنا دوسرے دنوں کی بہ نسبت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے ان ایام میں شعبان کے روزے، عاشورہ محرم کے روزے، ایام بیض یعنی ہر ماہ کے ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے، ہر پختے کے پیر اور جمعرات کے روزے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تشریحی حکمت کے پیش نظر ان ایام کے روزے رکھنے کی ترغیب دی ہے اور اسکے ساتھ شوال المکرم کے چھ روزوں کی بھی ترغیب دی ہے۔

ان چھ روزوں کی ترغیب درحقیقت رمضان المبارک کے روزوں کے تسلسل کو کسی نہ کسی طرح برقرار رکھنا ہے اس سلسلے میں روایات بہت زیادہ ہیں تاہم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت پر اکتفا کرتے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ.....
 ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔“ (مسلم/۳۶۹ ترمذی/۱۵۸۱)

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی اپنی معروف تصنیف ”معارف الحدیث“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ اگر ۲۹ ہی دن کا ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ۳۰ روزوں کا ثواب دیتے ہیں اور شوال کے ۶ نفلی روزے شامل کرنے کے بعد روزوں کی تعداد ۳۶ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کریمانہ قانون ”الحسنۃ بعشر امثالہا“ (ایک نیکی کا ثواب دس گنا) کے مطابق ۳۶ کا دس گنا ۳۶۰ ہو جاتا ہے اور پورے سال کے دن ۳۶۰ سے ہم ہی ہوتے ہیں..... پس جس نے پورے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کے بعد شوال میں ۶ نفلی روزے رکھے وہ اس حساب سے ۳۶۰ روزوں کے ثواب کا مستحق ہوگا پس اجر و ثواب کے لحاظ سے یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی بندہ سال کے ۳۶۰ دن برابر روزے رکھے۔

اس فضیلت کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم شوال المکرم کے ان چھ روزوں کو بھرپور اہتمام کریں۔

